(تبلیغی نمبر)

31

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

جلد ۸ — نمبر ۵

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

مصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم مارچ سنہ ۱۹۳۴ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے — ۱۴ ذی قعدہ سنہ ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

اسلام اور ہندو مذہب ۳ - ۹ (بابو فتح محمد صاحب احمدی شرما از کراچی)

اسلام اور سکھ مذہب ۹ - ۱۱

اسلام اور عیسائیت ۱۲ - ۱۶ (جناب ذبیح سیالکوٹی)

اسلام کی خصوصیات ۱۷ - ۱۹

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا

اِسلام کیا ہے؟

بیٹھے ہوئے حضور علیہ السّلام تھے
اور اِرد گرد چند صحابہ کرام تھے -

ناگاہ ایک اجنبی بالکل سفید پوش
کالے سیاہ بال ردائے سفر بدوش

آیا اور آکے بیٹھ گیا یوں ادب کے ساتھ
قعدے میں جیسے رکھتے ہیں زانو پہ اپنے ہاتھ

اور عرض کی حضور ہے اسلام چیز کیا
ادیان باطلہ سے ہے اس کی تمیز کیا

فرمایا یہ کہ تیری شہادت ہو برملا
معبود کوئی بھی نہیں اللہ کے سوا !

اور یہ گواہی دو. کہ محمدؐ رسُول ہے
جو کچھ خدا سے لایا وہ دل سے قبول ہے

پھر تو نماز پڑھتا رہے اور زکوٰۃ دے
اور حجّ خانہ کعبہ بھی کرلے جو ہو سکے

کہنے لگا کہ ٹھیک ہے جو فرمایا آپؐ نے
ایمان کیا ہے؟ یہ بھی مجھے اب بتائیے

فرمایا یہ کہ اپنے خدا کو تو مان لے
ذات وصفات و فعل میں یکتا ہی جان لے

اس کے ملائکہ کی جو تحریک ہو کبھی
تعمیل اس کی چاہیئے کرنی اسی گھڑی

اُس کی کتابوں اُس کے رسُولوں کو مان لے
اور یوم آخرۃ کو بھی سچّا ہی جان لے

نیکی کا بدلہ نیک بدی کا بُرا سمجھ
دُکھ سُکھ جہاں میں بھیجنے والا خدا سمجھ

کہنے لگا کہ آپؐ نے واللہ سچ کہا
احساں کے معنے بھی مجھے سمجھائیے ذرا

فرمایا یہ کہ بندگی اللہ کی تُو کرے
گویا کہ دیکھتا ہے اُسے اپنے سامنے

گر یہ نہیں تو اتنا تو لازم ہے بالضرور
سمجھے کہ دیکھتا ہے مجھے خالق غیور

پھر پوچھنے لگا کہ کب آئیگی وُہ گھڑی
جس کا خدا نے وعدہ کیا تجھ سے اے نبیؐ

فرمایا کیا خبر مجھے اللہ ہے جانتا
سائل سے بڑھ کے اسکا نہیں ہے مجھے پتا

یہ سُن کے عرض کی کہ نشان ہی بتائیے
کچھ کچھ تو حال اس کا ہمیں بھی جتائیے

فرمایا دیکھ لوگے میری قوم سربلند
اور لونڈیوں کے بطن سے سردار ہوشمند

یہ خستہ حال لوگ جو بکریاں چراتے ہیں
دیکھو گے تم عمارتیں کیسی بناتے ہیں

سر پیر ان کے ننگے ہیں لیکن وہ عنقریب
اب تاجدار ہوں گے نہایت ہی خوش نصیب

سُن کر چلا گیا تو نبی پاکؐ نے کہا !
معلوم کیا عمرؓ کو ہے سائل یہ کون تھا؟

حضرت عمرؓ نے عرض کیا. کیا خبر مجھے
اللہ اور رسُول کے رازوں کی ہو سکے

جبریلؑ تھا حضور نے فرمایا سب سنو!
آیا تھا تا سکھائے تمہیں دین دوستو!

اکمل عفا اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم مارچ ۱۹۳۴ء

اسلام اور ہندو مذہب

تقریباً پانچ ہزار سال کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ مہاراج کرشن جی علیہ السلام بھارت ورش میں ظاہر ہوئے تھے۔ مرنے سے بیشتر آپ نے فرمایا کہ :-

ہے بھارت جب جب دھرم کی ہانی اور ادھرم کی بردھی ہوتی ہے۔ تب تب ہی میں اپنے روپ کو رچتا ہوں۔ ارتھات پرگٹ کرتا ہوں۔

(گیتا ادھیائے ۴ شلوک ۷)

شری کرشن جی مہاراج اپنے اس مشہور عالم شلوک میں یہ صاف صاف ظاہر فرماتے ہیں۔ کہ دنیا کے اندر جب ظلمت چھا جاتی ہے۔ تو خداوند تعالے اپنے بندے کو نازل کرتا ہے تاکہ حق کا بول بالا کرے۔

کرشن ثانی کا یہی زمانہ ہے ؎

کرو کچھ یاد دینا ناتھ بڑ گئیا دھی اپنی
دکھاؤ کرشن پھر بھارت کو صورت سانوری اپنی

بھگوان جب آپ اس بھارت بھومی میں آئے تھے۔ آپکی جاتی جوانی کے جوبن پر تھی ..... بھگوان آج اگر اپنے پیارے دیش میں آسکیں۔ تو آپ ہماری تصویر الٹی ہوئی دیکھیں گے ..... آپکو دیکھکر کتنا شوک ہوگا۔ کہ آپکی جاتی کی سنتان نہ صرف ..... بے مکھ ہو رہی ہے۔ بلکہ دھرم پر چلنے والوں کو نشٹ کر دینے کے سامان ڈھونڈ رہی ہے..... انہوں نے آدرش چھوڑ دیا۔ وہ الٹے مارگ پر چل پڑے..... بھگون ایکبار پھر آؤ تو سہی۔ کسی دوسری آتما میں پرویش کر کے ہی آجاؤ۔ اپنی جاتی کو سیدھا راستہ پھر بتا جاؤ۔

(از اخبار ہندو لاہور ۲۶ راکتوبر ۱۹۳۰ء صہ کالم ۱)

بھائی پرمانند جی ایم۔ اے کا دل پکار پکار کر یہ کہہ رہا ہے۔ کہ یہی کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ خداوند تعالیٰ نے ہندوؤں کی پکار کو سنا اور کرشن ثانی کو جناب مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل میں ظاہر کر دیا۔ جس طرح حضرت کرشن علیہ السلام کیوقت کئی ہندوؤں نے ان کی مخالفت کی اسی طرح آج ہندو قوم اپنے حقیقی خیرخواہ جناب کرشن ثانی مسیح قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کر رہی ہے۔ اسلئے ہمارے ہندو دوستوں اور بہنوں کو یہ سوچنا چاہیئے کہ کیا وہ کوئی ایسی غلطی کر کے ہلاکت کی راہ پر تو نہیں چل رہے۔ میں اپنے ہندو بھائیوں اور بہنوں کی بہتری کے لئے چند ویدک منتر پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ان کے لئے حقیقت کا پانا بالکل آسان ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھوٹا تباہ ہو جاتا ہے!

ایک عالم اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ جھوٹا اور سچا بچن ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں۔ دونوں میں جو سچا ہے۔ ادھک سرل ہے۔ اس کی پرمیشور حفاظت کرتا ہے۔ اور جو جھوٹ ہے۔ اس کا ناش کرتا ہے۔

(رگوید منڈل ۷، سوکت ۱۰۴ منتر ۱۲)

اس وید منتر میں پرمیشور یہ بتاتا ہے کہ جھوٹے دعوے کا آخری انجام بربادی اور تباہی ہوتا ہے۔

آؤ اب ہم خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت پر نگاہ ڈالیں۔ حضرت کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر جب یہ دعویٰ کیا کہ میں ہندوؤں کے لئے کرشن ثانی ہوں۔ تو ہندو مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ اور خدا تعالیٰ کی اس پاک آواز کو دبانے کی کوشش کی مگر نتیجہ یہ نکلا کہ مٹانے والے مٹ گئے۔ لیکن خداوند تعالیٰ کے کام کو نہ روک سکے۔ اس ویدک منتر کی مکمل تشریح پنڈت لیکھرام جی اور حضرت کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلے سے ہو گئی ہے۔ پس ان کی شرن میں جانے سے ہی نجات اور مکتی مل سکتی ہے۔ اس کے برخلاف سراسر تباہی اور بربادی ہے۔

جھوٹا قتل کر دیا جاتا ہے!

پرمیشور ظالم کو مارتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے والے کو مارتا ہے۔ (ادی ادی رگوید منڈل، سوکت ۴ منتر ۱۳)

اس منتر سے بھی یہ صاف پرگٹ ہو جاتا ہے کہ حضرت کرشن ثانی مرزا قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قتل نہ ہونا یہ صاف بتاتا ہے۔ کہ آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ اور لطف کی بات یہ ہے۔ کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت پر جس نے بھی کسی قسم کی حرکت کی خداوند تعالےٰ نے اس کو ذلیل و خوار کر کے نامراد بنا دیا۔ سوچنے والوں کیلئے اس میں بڑے نشان ہیں۔ جن کے کان ہوں وہ سن لیں، اور جن کی آنکھیں ہوں۔ وہ دیکھ لیں۔ کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شرن میں آنے سے ہی مکتی اور نجات ملتی ہے۔ اس کے بغیر ہر طرف تباہی ہی تباہی ہے۔ آپ جس مقصد کو لیکر کھڑے ہوئے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے آپ کو کامیاب بنایا کیونکہ اس کا یہی وعدہ ہے۔

اپنوں کو بڑھانا

میں برھم سے شتروؤں کا ناش کرتا ہوں اور اپنوں کو اوپر لے جاتا ہوں۔

(اتھرووید کانڈ ۳ سوکت ۱۹ منتر ۳)

اس منتر سے بھی یہی پرگھٹ ہوتا ہے۔ کہ حضرت کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام خداوند تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ اپنی شہادت سے یہ بتا رہا ہے۔ کہ وہ کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہے۔ امید ہے۔ کہ میری معزز اور نیک دل بہنیں اس مضمون کو اپنی ہندو بہنوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر دینگی۔ اور اپنی ہندو بہنوں کو یہ کھول کر بتا دینگی۔ کہ اگر وید مقدس خدا تعالےٰ کی طرف سے تھے۔ تو یقیناً حضرت کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ کرشن ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو سچا مان کر ہی ویدوں کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔

ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری پڑھی لکھی ہندو بہنیں آپکو اپنی قدامت کے باعث چپ کرانے کی کوشش کریں۔ اور کہہ دیں کہ اب ہمیں کسی نئے پیغمبر کی ضرورت نہیں ہے اس کا بہت حد تک جواب میں مضمون کے شروع میں دے چکا ہوں۔ کیونکہ کرشن جی مہاراج کا صاف صاف ارشاد موجود ہے۔ کہ بوقت ضرورت خداوند کریم اپنا پیارا پرگھٹ کرتا ہے۔ اس کے کئی اور جواب ہیں۔ جو میں درج ذیل کرتا ہوں:۔

وقت وقت پر ایشور مدد کرے۔ سمے سمے پر وُہ پرمیشور ہم جاہلوں کو ہدایت کیا کرے۔

(ادی ادی رگوید منڈل، سوکت ۸۹ منتر)

جب وید کہ پرمیشور یہ کہتا ہے۔ کہ وُہ وقت وقت پر اپنا پیارا بھگت دنیا میں پرگھٹ کرتا ہے جو دنیا کو ہدایت کیطرف بلاتا ہے۔ پس ہندو بہنوں کا یہ کہنا کہ اب ہمیں کسی اور نئے مہرشی کی ضرورت نہیں ہے۔ بالکل غلط ہے۔

الہام جاری ہے!

ایشور کے الہام کے بغیر کسی انسان کو بھی علم اور عرفان نہیں ہوتا۔ (از بانئے آریہ سماج رگوید ادی بھاشیہ بھومکا ص۲۴)

پس یہ ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ خداوند تعالے بوقت ضرورت اپنے بندے کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اسپر اپنا الہام نازل کر کے عرفان دیتا ہے۔ اب تمام دنیا میں سوائے حضرت کرشن ثانی جناب مرزا قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی ایسا انسان نہیں۔ جو یہ دعویٰ رکھتا ہو۔ کہ خداوند تعالیٰ کا الہام اسپر نازل ہوتا ہے۔ پس اس سے یہ صاف ثابت ہو گیا۔ کہ سوائے حضرت کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی انسان کا علم اور عرفان مکمل نہیں ہے۔ لہذا ہماری ہندو بہنوں اور بھائیوں کا یہ اولین فرض ہے۔ کہ وہ حضور کرشن قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے پر غور کریں۔ اور حق کو قبول کرنے کے لئے جلدی کریں۔ کیونکہ زندگی آنی جانی ہے۔

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا + آدمی بُلبلا ہے پانی کا

اے بھائیو اور بہنو! خداوند تعالے کا شکریہ ادا کرو کہ بڑی مدت کے بعد پرمیشور نے اس بھارت ورش پر اپنا فضل کیا ہے۔ اور بھارت ورش میں بھارت ورشی رسول کو بھیجا ہے۔ تاکہ ہندوستان کا کلیان ہو اس کے کشٹ کٹ جاویں کوئی دکھی نہ ہو۔ کسی کو کسی کا بھے نہ ہو۔ سب بھائی بھائی بنکر رہیں۔ پس جلدی کرو۔ اور اگر ہندوستان کا ہت چاہتے ہو۔ تو خداوند تعالے کی آواز کو سنکر اسپر ایمان لاؤ۔ تا ہلاکت سے بچ جاؤ۔

قدامت مادہ اور رُوح کا رَدّ

بعض اوقات ہماری ہندو بہنیں آپکو یہ کہیں گی۔ کہ روح اور مادہ غیر پیدا شدہ ہے۔ مگر میں آپ کو یہ بتا دینا ہوں۔ کہ یہ عقیدہ سراسر ویدک دھرم کے خلاف ہے۔ کیونکہ وید میں یہ صاف صاف ارشاد ہوتا ہے۔

جس وقت یہ ذروں سے ملکر بنی ہوئی دنیا پیدا نہ ہوئی تھی۔ اُسوقت یعنی پیدائش کائنات سے پہلے است (غیر محسوس حالت) یعنی شونیہ اکاش بھی نہیں تھا۔ کیونکہ اسوقت اس کا کچھ کاروبار نہ تھا۔ اسوقت ست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(پرکرتی) یعنی کائنات کی غیر محسوس علت جسکو ست کہتے ہیں۔ وہ بھی نہ تھی۔ اور نہ پرمانو (ذرے) تھے۔ وراٹ (کائنات) میں جو اکاش دوسرے درجے پر آتا ہے وُہ بھی نہ تھا۔ بلکہ اسوقت صرف پر برہم کی قدرت جو نہایت لطیف اور اس تمام کائنات سے برتر بے علت ہے موجود تھی۔

(ادی ادی رگوید اشٹک ۸ ادھیائے ورگ ۱۷ منترا)

ہر شے پیدا شدہ ہے!

پرماتما مٹی وغیرہ کل کائنات فانی سے الگ اور جینے مرنے سے مبرا ہے۔ اسلئے وہ بذاتہ غیر مولود اور سبکو پیدا کرنیوالا ہے۔ وہی اس کائنات کو اپنے قدرت سے بناتا ہے۔ اس کی کوئی علت اولی نہیں ہے۔ بلکہ سب کی اولین علت فاعلی پرمیشور کو جاننا چاہیئے۔

(یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۲)

پس ثابت ہوُا کہ تمام دنیا خداوند تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا کی ہے۔ اسلئے اسکو غیر پیدا شدہ کہنا ویدک دھرم کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ اسلئے ایسی حرکت سے بچنا چاہیئے۔

تناسخ کا ردّ

بعض اوقات ہماری ہندو بہنیں آپکو یہ کہہ دینگی کہ چونکہ دنیا میں اختلاف نظر آتا ہے۔ لہذا یہ ثابت ہوُا کہ یہ تناسخ کا نتیجہ ہے۔ مگر میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہماری ہندو بہنوں کا یہ خیال بھی ویدک دھرم کیخلاف ہے۔ کیونکہ دیدک پرمیشور یہ ارشاد کرتا ہے:-

اے انسانو! میں ایشور سب سے پہلے موجود اور ساری دنیا کا مالک ہوں۔ میں جگت کی پیدائش کا قدیم باعث ہوں۔ تمام مال و دولت پر غالب اور اس کا بخشنے والا ہوں۔ مجھکو ہی تمام جیو اسطرح پکاریں جسطرح اولاد اپنے باپ کو پکارتی ہے۔ میں کل جگت کے لئے راحت دینے والی قسم قسم کی خوراکوں کی تقسیم بغرض پرورش کرتا ہوں۔ (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۴۸ منترا)

اس منتر سے یہ صاف معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ دنیا کے اندر جو تقسیم ہے۔ وہ خداوند تعالیٰ نے دنیا کی راحت کے لئے کی ہے۔ لہذا ثابت ہوُا کہ تناسخ کا عقیدہ غلط ہے۔ اگر بفرض محال اس غیر قدرتی عقیدے کو مان لیا جاوے تو دنیا میں اندھیر برپا ہوجاوے۔ اور خصوصاً ہندو عورت تو کبھی بھی عزت اور آرام سے زندگی کے دن گذار نسکے کیونکہ ہندوؤں کا یہ خیال ہے۔ کہ عورت کا جسم ملنا بھی گناہ کا نتیجہ ہے۔ اس سے بھی یہ صاف ثابت ہوجاتا ہے۔ کہ ویدک دھرم کے رو سے عورت کی ذات میں ہی گناہ ہے۔ اور عورت کا جسم ملنا بھی گناہ کا نتیجہ ہے۔ اس لئے میں اپنی ہندو بہنوں کی خدمت میں درد بھرے دل کے ساتھ یہ عرض گذار ہوں کہ مہربانی فرما کر جلد از جلد اس عقیدے پر نظر ثانی فرمائیں۔

وید ابتدائے دنیا سے نہیں

ہماری ہندو بہنوں کی طرف سے ایک یہ سوال ہوسکتا ہے۔ کہ وید ادی سرشٹی سے ہے۔ اسلئے الہامی ہے اور اب بھی اسپر چلنے سے ہی نجات ملتی ہے۔

سو عرض ہے۔ کہ ہماری ہندو بہنوں کا یہ کہنا کہ وید ادی سرشٹی سے ہے۔ صحیح نہیں ہوسکتا۔ یہ تو واقعات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی صریح تردید ہے مثلاً اب میں اندر کے دیر کرموں کو بتلاتا ہوں۔ جو یجر دھاری نے پہلے کئے ہیں۔ اس نے سرپ کو مارا۔ جلوں کو کھولدیا۔ پربتوں کے ندی نل پھوڑ دیئے۔ (اتھروید کانڈ ۲ سوکت ۵ منترہ)

اس منتر سے یہ صاف معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ وید سے پہلے بھی انسان تھے۔ اسلئے خود بخود یہ ثابت ہوگیا کہ وید ادی سرشٹی سے نہیں۔

مسئلہ نجات

اور نجات کے متعلق عرض ہے۔ کہ ویدک دھرمیوں میں ایک بھی ایسا انسان موجود نہیں ہے۔ جس کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ وہ خداوند تعالیٰ کی رضا کے ماتحت چل رہا ہے۔ یہ فخر صرف اور صرف اسلام کو ہی حاصل ہے کہ اب بھی اس میں ہزاروں ایسے مرد اور عورتیں موجود ہیں جو صاحب کشف و الہام ہیں۔

استری جاتی اور ویدک دھرم

اب میں اپنی بہنوں کو یہ بتاتا ہوں۔ کہ ویدک دھرم میں استری جاتی کی کیا درد شا ہے۔ امید ہے کہ بہنیں اسکو پڑھکر اپنی ہندو بہنوں کو بھی اس سے آگاہ فرمائینگی

جوئے میں ہرانا

آپ بہنوں کو اچھی طرح سے یہ معلوم ہوگا۔ کہ ہندو دھرم میں عورت کی کوئی بھی مستقل حیثیت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مہارانی دروپدی کو ہرا دینے والے بھی ہندو تھے۔ اور وہ آجتک ہندوؤں میں بڑے دھرماتما مانے جاتے ہیں۔

جھوٹ بولنا عورت کا خاصہ ہے:۔ جھوٹ بولنا عورتوں کا ذاتی خاصہ ہے

(منوسمرتی ادھیائے ۹ شلوک ۱۷)

عورت گواہ نہیں ہوسکتی:۔ ایک مرد بھی گواہ ہوسکتا ہے۔ اور پاکیزہ صفات رکھنے والی بہت عورتیں گواہ نہیں ہوسکتیں۔

(منو ادھیائے ۸ شلوک ۷۷)

عورت کی خرید و فروخت جائز

استری فروخت کرنے سے استری کے دھرم سے علیحدہ نہیں ہوتی۔ اول ہی شری برہماجی نے یہ دھرم کی تنقیح کی یہ سب ہم جانتے ہیں۔

(منو ادھیائے ۹ شلوک ۴۵)

کیا ایک عورت کئی خاوند کرسکتی ہے؟

اے عورت تو اپنے بیاہے ہوئے خاوند سمیت گیارھویں خاوند تک سے اولاد حاصل کر۔

(رگوید اشٹک ۸ ادھیائے ۳ واگ ۲۸ منترہ)

اسی طرح رگوید اشٹک ۸ ادھیائے ۳ واگ ۲۷ منترہ اتھروید کانڈ ۱۴ انوواک ۲ منتر ۱۸۔

عورتیں جاہل ہیں:۔ استریاں مورکھ ہیں۔ انہیں دباکر رکھنا ہی ہمارا دھرم ہے۔ وہ سوتنتر ہونے کے یوگیہ نہیں (از مہاتما گاندھی اخبار ابلا ۲ر دسمبر ۲۹ء صلا)

عورت کا دان:۔ کوئی بڑا دن تھا۔ مارواڑی مہاشے گنگا کے تٹ پر استری سمیت گئے۔ وہاں ایک پروہت کو ڈھونڈا۔ اور اسے کہا گیا۔ کہ تم استری دان لوگے۔ ..... نوجوان نے استری کو دان کردیا۔

(از اخبار ابلا ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۹ء صہ ۱۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچھلے دنوں کورو کشیتر میں ایک مہاراجہ نے بھی اپنی پیاری رانی کا دان کر دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوؤں میں استری دان کو بڑا اتم دھرم مانا جاتا ہے *

کیا استری کا جبراً حاصل کرنا بھی بیاہ ہے

بیاہ یعنی اولاد پیدا کرنے کا طریقہ آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔ ان میں سے چند بیاہوں کی تفصیل دی گئی ہے۔ دلہا سے کچھ لیکر بھی بیاہ کرنا جائز ہے۔ بے قاعدہ بے موقعہ کسی وجہ سے دلہا دلہن کا باہم میل ہونا گاندھرب بیاہ کہلاتا ہے۔ لڑائی کر کے جبراً چھین جھپٹ کر یا فریب سے لڑکی کا حاصل بھی بیاہ ہی کہلاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ ان تمام تعلیمات کو پڑھ کر ہماری ہندو بہنوں کی جو ویدک دھرم کے متعلق خیالات ہیں۔ وہ بھی میں یہاں تحریر کر دیتا ہوں:-

استری چاہے کتنی لائق ہو۔ تعلیمیافتہ ہو۔ نیک چلن اور نیک خصلت ہو۔ لیکن بغیر خاوند کے اسکی گتی نہیں ہو سکتی۔ جس کنیا کا بواہ نہیں ہوتا۔ اسے پرلوک نہیں ملتا۔ مرد چاہے کیسا بے سمجھ۔ بدتمیز بدچلن۔ کرودھی۔ مریض۔ بوڑھا۔ لنگڑا۔ اپاہج اور ان پڑھ ہو تو بھی وُہ استری کا موکھش داتا کہا گیا ہے۔ مرد چاہے جو برے کرم کرے۔ نیز اس سے کوئی بڑا گناہ کیوں نہ ہو جائے لیکن وہ اُسے ناپاک نہیں بنا سکتا مگر بیچاری عورت کے معمولی سے قصور بھی کبھی قابل معافی نہیں ہو سکتے نیز اسے کوئی پرائشچت بھی نہیں ہے۔ کہیں بھول سے بھی خاوند کا بیوی سے قصور ہو جائے۔ تو نرک تک نرگ بھوگتی ہے ..... مرد اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے جیسا چاہے ویسا بیوہار کر سکتا ہے۔ مرد عورت کو مارے پیٹے۔ اسکو گھر میں حسب منشاء رکھے۔ ایک استری رکھے یا انیک۔ استری کو خریدے یا بیچے یا گروی رکھے اور لوٹ لے یا چرا لے جائے وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ استری کی رائے اور منظوری کے لئے کوئی جگہ نہیں ..... کاموں میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ..... مردو! یاد رکھو! بے انصافی اور ظلم سدا نہیں رہتے۔ سب کا خاتمہ ایک نہ ایک دن ہونا ہی ہے۔ جس جاتی کو جتنا ہی ستایا جاویگا۔ جتنا ہی اس پر اتیاچار کیا جاویگا۔ وہ موقعہ پانے پر اوپر ہی اٹھے گی ..... جب میں ہندو دھرم کے گرنتھوں کو دیکھتی ہوں۔ تو وہاں استری کو نیچ پاپ کی مورتی۔ بہت گندی۔ جھوٹی اور ناقابل اعتبار ٹھہرایا گیا ہے * (راج کماری ستیہ وتی جی اخبار آریہ گزٹ لاہور

۲۲ر نومبر ۱۹۳۰ء صفحہ ۹)

میری نیک دل بہنو! آپ ان واقعات پر گہری نگاہ ڈالیں۔ پھر آپ کو خود بخود یہ معلوم ہو جاویگا۔ کہ استری جاتی کی کیا دُردشا ہے۔

مسئلہ طلاق کی اہمیّت و ضرورت

ہم صرف ایسی مجلس سہولت چاہتی ہیں۔ کہ جس سے عورتیں جمہوریت کی حالت میں قانونی علیحدگی یا ضرورت ہو تو طلاق کا سہارا لے سکیں۔ اس پہلو میں اعلیٰ جاتی کی ہندو استریاں گھاٹے میں ہیں۔ طلاق کا سوال اسلئے نہیں چھیڑا گیا۔ کہ ہم من مانی چاہتی ہیں۔ بلکہ بے سمجھ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظالم پتیوں کے مظالم سے جن کی مثالوں کی ہندو سماج میں کمی نہیں ہے۔ استریوں کو بچانے کے لئے ہے۔ بدقسمتی سے پتی کے ہاتھوں بے سلوکی کی ایسی داستانیں زیادہ تر عوام تک پہنچنے نہیں پاتیں۔ کیونکہ استریاں اکثر خودکشی کر لیتی ہیں۔ اور اپنے پتی کے دوش کو ظاہر نہیں کرتیں۔ ان پر آنچ نہیں آنے دیتیں۔ میں پتیوں یا ان کی بدسلوکی کو الزام نہیں دیتی۔ بلکہ میں اس طریقہ کو الزام دیتی ہوں۔ جس کی وجہ سے ایسی بے رحمی کرنا ممکن ہے۔ اسلئے میں طلاق کے قانون کے لئے جدوجہد کرتی ہوں۔ (از شریمتی رکمنی دیوی پردھانی آل انڈیا مہلا کانفرنس جو ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۹ء بمقام لاہور ہوئی)

(اخبار پرتاپ لاہور ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۹ء ص۳)

مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ اسلامی اصول آہستہ آہستہ دلوں میں گھر کر رہے ہیں۔ اور ان کی ضرورت تسلیم کی جا رہی ہے۔ پس میں اس مضمون پر اکتفا کرتے ہوئے اپنی معزز اور نیک دل بہنوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری پر غور کریں۔ تا کہ خداوند تعالےٰ کا نوشتہ جلد از جلد پورا ہو۔ کیونکہ ؎

"ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار"

(خاکسار فتح محمد احمدی سٹرما از کراچی)

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ کہ وہ توسیع اشاعت مصباح میں پوری پوری کوشش فرمائے۔ (منیجر)

اسلام اور سکھ مذہب

سکھ مذہب کے بانی جناب بابا نانک صاحب تھے۔ آپ نے جو عقائد سکھائے وہ ذیل میں مطالعہ کر کے دیکھ لیں کہ یہ اسلام کے اصول سے کس قدر یکسانی رکھتے ہیں اسلئے جو باباصاحب کے پیرو ہیں ان کو غور کرنا چاہیئے کہ وہ بجائے ہندوؤں کے مسلمانوں کے کس قدر قریب ہیں۔ زیادہ حصہ اس مضمون کا ایک سکھ سردار کے قلم سے ہے۔

توحید

اس کی تائید میں تو ۹۹ فی صدی کے قریب کلام اس میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اکس باہجو کو نہیں کس آگے کرے پکار

(گرنتھ ص۱۴۱ اشلوک محلہ پہلا)

ترجمہ:- جس صورت میں سوائے ایک خدا کے دوسرا کوئی نہیں۔ تو اے بندے دوسرے کس کے آگے واویلا کرتا ہے۔

اکو کرتار اور نہ کوئی۔ اکو سیوو اور نہ کوئی

(گرنتھ ص۱۷۴ بسنت محلہ ۳)

خالق کل ایک ہے۔ دوسرے کو چھوڑ کر اس کی عبادت کرو۔

اکو صاحب تے اکو حد۔ اکو سیوو دوجے رد

دوجا کاہے سمریئے جمے تے مر جا۔ اکو سمرو نانکا جل تھل رہیا سما

(جنم ساکھی کلاں ص۱۴۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت کے لائق ایک ہی خدا ہے۔ جس کی حدود اکائی کے اندر ہے۔ اِس لئے اُسکے نام کا سمرن کرو۔ دوسرے سے روگردانی کرو۔ جو جنم لیتا اور مرتا ہے۔ اس کو پوجنا فضول ہے۔ اے نانک جو جل تھل (تری وخشکی) میں حاوی ہے صرف اسی ایک کی پرستش لازم ہے اور بس ؀

ملائکہ

پاپ کرے دڑ سر پر ٹھے ؀ عزرائیل پھڑے پھڑ کٹھے

ترجمہ:۔ گناہ جو کریگا۔ آخر کار اسکو ایکدن ہارنا پڑیگا عزرائیل اس کو ضرور پکڑے گا۔ اور پکڑ کر ذبح کرے گا ؀

(صہ ۹۹۳ رام کلی وار محلہ پہلا)

طلباں پوسن آگیاں باقی جنہاں رہی
عزرائیل فرشتہ ہوسی آئے ہمی

ترجمہ:۔ جنکے ذمہ باقی (حساب عمل کی) رہ گئی ہے۔ اور حساب دینے سے گریز کریں گے۔ یعنی باغی ہوں گے۔ ان کی درگاہ حق میں ضرور طلبی ہوگی۔ انھیں ارشاد حق کے لئے فوراً عزرائیل فرشتہ آموجود ہوگا ؀

نتیجہ:۔ اب اس کلام میں صاف طور پر عزرائیل فرشتہ کا وجود تسلیم کیا گیا ہے ؀

رسالت

پیر پیغمبر۔ سالک۔ صادق۔ شہدے اور شہید
شیخ مشائخ۔ قاضی۔ ملاں در۔ درویش رشید
برکت تن کو اگلی پڑھدے رہن درود۔

(گرنتھ صاحب آدسری راگ محلہ پہلا صہ ۴۹)

ترجمہ: جسقدر پیر پیغمبر صدیق شہید گزر چکے ان کو اسی لئے برکت حاصل ہے۔ کہ وہ درود شریف پڑھتے رہے ؀

(۲) آٹھے پہر بھوندا پھرے کھاون سنڈرے سول
دوزخ پوندا کیوں رہے جاں چت نہ ہوئے رسول
(گرنتھ صاحب صہ ۲۹۷)

ترجمہ:۔ آٹھوں پہر تکلیفوں میں مبتلا ہے تو دوزخ میں کیوں پڑے۔ اگر رسول یاد ہو ؀

نیز فرمایا:۔

پنج وقت نماز گذاریں پڑھو کتیب قرآن
نانک آکھے گور سدیہی رہیو پینا کھان
پانچ وقت نماز گزارو قرآن پڑھو

(گرنتھ صاحب آدھ سری راگ محلہ ۱)

بانگ ۔ نماز ۔ روزہ

گرنتھ مارو محلہ نمبر ۹ صہ ۱۰۸۳ خدا ایک سمجھ دیو بانگاں

ترجمہ:۔ صرف ایک خداوندکریم کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے بیشک اذان دو۔

روجا۔ بانگ۔ نماز۔ کتیب بن تجھے جاسی (گرنتھ صہ ۱۱)

ترجمہ:۔ روزہ رکھنا۔ اذان دینا۔ نماز پڑھنا۔ قرآن شریف کی تلاوت وغیرہ سب باتیں اگر تم محض دکھاوے کے طور پر بدوں حقیقت جاننے یعنی عالم باعمل ہونے کے کرتے ہو تو یقین جانو کہ اس قسم کا کیا کرایا تمہارا سب رائیگاں جاوے گا"

قیامت

(صہ ۱۴۹ جنم ساکھی)

کارن نفس شیطان دے قسماں کرے ہزار
روز قیامت دہڑے کرسن عمل خوار

ترجمہ:۔ افسوس ہے۔ کہ انسان نفس امارہ کے باعث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہزار ہا جھوٹی قسمیں اٹھاتا ہے۔ جسکی پاداش میں قیامت کے دن بالیقین اسکو خوار و ذلیل ہونا پڑے گا۔ یا اپنے انہی حرکات کے باعث وہ خوار ہوگا*

نتیجہ:۔ کیا اس میں قیامت کے تسلیم نہ کرنے کی کوئی گنجائش ہے +

بہشت

گلّیں بہشت نہ جائیے چھٹّے سچ کماؤ

(جنم ساکھی صفحہ ۱۴۰)

صرف باتوں سے ہی بہشت حاصل نہیں ہو سکتا۔ راستبازی سے (دوزخ) سے چھٹکارا ہو سکتا ہے۔

جنہا سچ کمایا پوسن بہشتی جائے

(جنم ساکھی صفحہ ۱۴۱)

جو راستی کے پابند ہوئے وہی بہشت میں داخل ہونے کے قابل ہوں گے۔ یا بہشت میں ڈالے جائینگے*

پیر پچھانے بہشتی سوئے
عزرائیل نہ دوج ٹھہرا

(گرنتھ صفحہ ۱۰۸۳ محلہ نمبر ۵)

جس نے پیرو مرشد کی خاطر خواہ پیروی کی وہی حقدار بہشت ہوا بصورت دیگر عزرائیل پر الزام دینا فضول*

کرنی باہجو بہشت نہ پائے

(گرنتھ صفحہ ۹۰۱ سطر ۱۸)

ماسوائے اعمال نیک کے بہشت حاصل نہیں ہو سکتا*

نتیجہ:۔ اگر بہشت کا وجود نہ ہوتا تو صاف الفاظ میں کیوں اسکی ترغیب دیجاتی*

دوزخ

ایتھے نوں خدا کا نام لیندا ہے۔ مسئلے سندا پڑھدا ایں۔ اتے شہر وچ جاکر مکر دیاں پھائیاں اڈدا ہیں اور غریباں دا لہو نچوڑدا ہیں۔ انہی باتوں سے خدا تینوں سزا دیگا۔ تے فرشتے دوزخ وچ سٹن گے"

(جنم ساکھی صفحہ ۳۸ و صفحہ ۳۹)

ترجمہ:۔ گورو نانک دیو جی مہاراج ایک پٹھان کو جو محض دکھاوے کی خاطر عبادت کیا کرتا تھا۔ وعظ کرتے ہیں:۔ "کہ اگرچہ تو اس جگہ خدا کا نام لیتا ہے۔ اور اس کی مہماں کی باتیں سناتا ہے۔ مگر شہر میں جاکر مکر و فریب کے جال بچھاتا ہے۔ اور غریبوں کا لہو نچوڑتا ہے۔ بس انہی برے افعال کے باعث فرشتے تم کو دوزخ میں جھونک دیں گے"

مندرجہ بالا حوالوں سے اسلام کی تائید ظاہر ہے۔ برخلاف اسکے ہندو مذہب کی کتاب وید کے بارے میں فرماتے ہیں

شاستر بید کے کھوج بھائی کرم کرو سنساری
پاکھنڈ میل نہ چوکئی بھائی انتر میل وکاری

(گرنتھ صاحب سورٹھہ محلہ پہلا)

شاستروں اور ویدوں کی تعلیم سے دل دنیاوی کدورتوں سے پاک نہیں۔ ہوتا خواہ تم ان پر کتنا ہی عمل کرو*

پھر لکھا ہے:۔

پڑھ دے سگلے وید ناچوکے من بھیرہ

(گرنتھ صاحب دھناسری محلہ)

یعنی ویدوں کے پڑھنے سے اطمینان قلب حاصل نہیں ہوتا*

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور عیسائیت

اسلام نے واحد احد اولاد کی احتیاج سے پاک بیوی کی ضرورت سے مبرّا حی و قیوم۔ رحمٰن و رحیم خدا پیش کیا ہے۔ برخلاف اس کے عیسائیت نے تین خدا پیش کئے ہیں۔ باپ (یعنی اصلی خدا) بیٹا (یسوع) اور روح القدس۔ جن میں سے ایک عورت کے پیٹ سے عام انسانوں کی طرح پیدا ہوا۔ اور اس پر موت وارد ہوئی۔ معلوم نہیں یہ عقیدہ عیسائیوں نے کہاں سے لیا ہے۔ تمام بائیبل میں مطلق تثلیث کا لفظ نہیں ہے تثلیث کا ذکر تو کیا اشارہ تک نہیں ہے۔ ہاں توحید کا ذکر کئی ایک مقامات پر موجود ہے۔ جن میں سے چند ایک حوالے درج ذیل ہیں:۔

(۱) "خداوند وہی خدا ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔" (استثناء ۴/۳۵)

(۲) "خداوند وہی خدا ہے۔ جو اوپر آسمان کے ہے۔" (استثنا ۴/۳۹)

(۳) "اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ وہ تجھکو اکیلا سچا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے[1] جانیں۔" (یوحنا ۱۷/۳)

(۴) "سب حکموں میں اوّل یہ ہے کہ اے اسرائیل سُن وہ خداوند جو ہمارا خدا ہے ایک ہی خداوند ہے۔" (مرقس ۱۲/۲۸)

(۵) "کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔" (لوقا ۱۸/۱۱)

[1] اس حوالہ سے یسوع مسیح کا اصل مقام ظاہر ہے کہ وہ خدا کا بھیجا ہوا یعنی رسول ہے۔

ابن اللہ کی حقیقت

عیسائیوں کا یہ کہنا ہے کہ انجیل میں بار بار یسوع کو ابن اللہ (خدا کا بیٹا) کہا گیا ہے اس لئے وہ ضرور خدا کے فرزند اور خدا تھے۔ مگر کیا اناجیل میں ابن آدم نہیں کہا گیا۔ دراصل یہ ایک محاورہ ہے جو خدا کی کمال محبت کے اظہار کیلئے کتب سابقہ میں بکثرت مستعمل ہے ملاحظہ ہو:۔

(۱) "مبارک ہے وہ جو صلح کرنیوالے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فرزند کہلائینگے" (متی ۹/۱۰)

(۲) لوقا میں یسوع کے نسب نامے کے آخر میں ذکر ہے۔ "اور وہ شیث اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا تھا" (لوقا ۹/۳۷)

(۳) "فرشتے خدا کے بیٹے ہیں۔" (ایوب ۱/۶)

(۴) "اسرائیل خداوند کا بیٹا ہے۔" (خروج ۱/۶)

(۵) "داؤد خدا کا پلوٹھا بیٹا۔" (زبور ۲۱ تا ۲۷/۱)

(۶) "سلیمان خدا کا بیٹا اور خدا اس کا باپ" (سموئیل ۲ ۱۴/۱۴)

غور فرمائیے کہ اگر محض اس وجہ سے کہ مسیح کو ابن اللہ کہا گیا۔ وہ خدا ہو سکتے ہیں۔ تو پھر سینکڑوں خدا کے فرزند اور نیز رسول خدا ہیں۔ حالانکہ خدا علیم ہے۔ اور مسیح علیم نہیں تھا۔ چنانچہ انجیل میں مذکور ہے:۔

(۱) "مگر اس دن اور اس گھڑی کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں۔ اور نہ بیٹا۔ کوئی نہیں جانتا ہے۔" (مرقس)

(۲) انجیلوں میں مذکور ہے۔ کہ یسوع نے ایک انجیر کے درخت سے ایسے موسم میں پھل چاہا جبکہ اس پر پھل نہیں ہوتا۔ (مرقس ۱۱/۱۳ و متی ۲۰/۱۸) ان مقامات سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یسوع عام انسانوں کی طرح اکثر باتوں سے ناواقف تھے۔ اور یہ کہ وہ خدا ہرگز نہ تھے۔

کفارہ

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ابتدائے دنیا میں آدمؑ اور حواؑ نے خدا کی نافرمانی کی اور ممنوع درخت سے پھل کھایا۔ اور دونوں گنہگار ہو گئے۔ جس کی وجہ سے آدم کو یہ سزا ملی کہ وہ اور اُس کی اولاد پسینے کی کمائی سے روٹی کھائے گی۔ اور حواؑ کے لئے یہ فیصلہ ہوا۔ کہ وہ اور اس کی اولاد دردِ زہ سے بچے جنا کریگی۔"

(پیدائش باب ۳)

تردید اوّل

اگر آدمؑ کے گناہ گار ہونے کی وجہ سے تمام انسان گناہ گار ہیں تو یسوع بھی انسان ہونے کی وجہ سے گنہگار ہے۔ اور گنہگار کا کفارہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر کہو کہ وہ بے باپ تھا۔ اسلئے آدم کی وراثت اسے نہیں ملی تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ اس کی ماں تو بہر حال تھی اور لکھا ہے۔ کہ حواؑ نے ہی آدم کو اکسایا تھا۔ کہ پھل کھاؤ۔ اسلئے عورت مرد سے زیادہ گنہگار ٹھہری۔ پس یسوع بھی اپنی ماں سے وراثتاً گنہگار ٹھہرتا ہے۔

تردید دوم

یہ امر غلط ہے۔ کہ انسان گنہگار پیدا ہوتے ہیں۔ انسان جس وقت پیدا ہوتا ہے۔ تو اس وقت بالکل پاک وصاف ہوتا ہے۔ بعد میں اگر وہ برے اعمال کرے تو بیشک گنہگار ہو جاتا ہے۔

چنانچہ انجیل میں ہے:-

"بچوں کو میرے پاس آنے دو اور انہیں منع نہ کرو

لہ پیدائش باب ۳ آیت ۸ -

کیونکہ خدا کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے۔" (لوقا ۱۸/۱۶)

(۲) "وہ دونوں (زکریا اور اس کی بیوی) خداوند کے حضور راستباز اور خداوند کے سارے حکموں اور قانونوں پر بے عیب چلنے والے تھے۔" (لوقا ۱/۶)

پس اگر یہ صحیح ہے کہ مسیح کے کفارے کے بغیر تمام انسان گنہگار تھے۔ تو زکریا اور اس کی بیوی کیونکر نیک بن گئے۔ اُن کا بے گناہ اور راستباز ہونا دلالت کرتا ہے۔ کہ کفارۂ یسوع بے کار ہے۔ نیز اس سے ثابت ہوا شریعت پر عمل ہو سکتا ہے۔ شریعت لعنت نہیں جو کفارے کی ضرورت ہو۔

(۳) جبکہ آدم کی سزا یہ ہے۔ کہ وہ پسینہ کی کمائی سے روٹی کھائے اور حوا دردِ زہ سے بچے جنے۔ تو اب جبکہ عیسائی لوگ اُن کے کفارے پر ایمان لا چکے ہیں۔ ضروری ہے کہ اس جرم کی سزا بھی ہٹائی جائے۔ ورنہ کفارہ بے معنی ہوگا۔ اگر عیسائی صاحبان ابھی تک دوسرے لوگوں کی طرح اُن بلاؤں میں گرفتار ہیں۔ تو کفارے پر ایمان لانا اور نہ لانا یا کفارے کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے۔

(۵) یہ امر سراسر انجیل کے خلاف ہے۔ کہ خدا آدمیوں کے گناہ بغیر سزا کے معاف نہیں کرتا ملاحظہ ہو:-

(ا) "اگر تم آدمیوں کے گناہ بخشو گے تو تمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تمہیں بخشے گا۔" (متی ۶/۱۴)

(ب) "اسلئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ لوگوں کا ہر طرح کا گناہ اور کفر معاف کیا جائے گا۔" (متی ۱۲/۳۲)

خدا کے رحم کا ثبوت

"وہ اپنا غصہ ہمیشہ تک نہیں رکھ چھوڑتا۔ کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ رحم کرنے سے بہت خوش ہوتا ہے۔" (میکا ۷/۱۹)

"شریر اپنی راہ کو ترک کرے اور بدکار اپنے خیالوں کو خداوند کیطرف پھیرے کہ وہ اسپر رحمت کریگا۔ اور ہمارے خدا کیطرف کہ وہ کثرت سے معاف کریگا۔"

(یسعیاہ ۵۵/۷)

"اپنے تئیں عاجز کریں اور دعا مانگیں۔ اور میرا منہ ڈھونڈیں۔ اور اپنی بری راہوں سے پھریں۔ تو میں آسمان پر سے سنوں گا۔ اور ان کی خطائیں بخشوں گا۔"

(تواریخ ۲، ۷/۱۴)

بفرض محال اگر تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ کفارے کی ضرورت ہے۔ تو پھر بھی یسوع کا کفارہ اس مشکل کو حل نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ ہرگز رضامند نہیں تھے۔ کہ انہیں سولی دی جائے۔ بلکہ وہ رو رو کر دعائیں کرتے تھے۔ کسی طرح مجھے سولی سے بچایا جائے۔ انجیلی الفاظ یہ ہیں:۔

"اور منہ کے بل گر کر یہ دعا مانگی۔ کہ اے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔" (متی ۲۶/۳۹)

(مرقس ۱۵/۳۴) ایلی ایلی لما سبقتنی۔

..... اے خدا اے خدا مجھے تو نے کیوں چھوڑ دیا ہے (صلیب سے کیوں نہیں بچاتا) (متی ۲۷/۴۶)

(۶) عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ اگر خدا تعالیٰ رحم کرے۔ تو عدل جاتا رہتا ہے۔ صحیح نہیں۔ کیونکہ رحم کی ضد عدل نہیں ہے۔ بلکہ ظلم ہے۔ اگر خدا بندوں کو جرم سے بڑھکر سزا دے تو بے شک انصاف کے خلاف ہوتا۔ لیکن اگر وہ معاف بھی کر دے تو یہ اس کا رحم ہوگا۔ جس سے عدل میں کسی قسم کی کمی نہیں آئے گی۔

وہ نبی کون ہے

کتاب مقدس میں ایک عظیم الشان نبی کی بعثت کی خبر کئی مقامات پر درج ہے۔ جن میں سے چند ایک اقتباس یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) "اسمٰعیل کے حق میں میں نے تیری سنی۔ دیکھ میں اسے بہت برکت دونگا اور اسے بہت بڑھاؤں گا۔ اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے۔ اور اسے بڑی قوم بناؤں گا۔" (پیدائش ۱۷/۲۰)

(۲) "میں اُن (بنو اسرائیل) کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا۔ وہ سب ان سے کہیگا۔ اور ایسا ہو گا۔ کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہیگا نہ سنیگا۔ تو میں اس کا حساب لوں گا۔" (استثناء ۱۸/۱۹)

(۳) "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائیگا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہیگا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔" (یوحنا ۱۶/۱۲ تا ۱۳)

ان حوالجات سے عیاں ہے۔ کہ خدا نے حضرت موسیٰ ؑ سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ "وہ تجھ سا ایک نبی تیری بھائیوں میں سے برپا کرے گا"۔ یعنی بنی اسرائیل حضرت اسحاق کی اولاد سے ہیں۔ اور اسحاق کا دوسرا بھائی اسمٰعیل ذبیح اللہ تھا۔ اسلئے مثیل موسیٰ اسمٰعیل کی اولاد سے ہونا چاہیئے تھا۔ عیسائی صاحبان کا یہ کہنا کہ مسیح وہ نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کی وجہ سے غلط ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ انجیل میں بھی اس نبی کی آمد کا انتظار ہنوز باقی ہے جیسا کہ مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ مسیح اور وہ نبی دو الگ الگ وجود ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ یوحنا جو مسیح سے پہلے مبعوث ہوئے تھے یہودیوں نے اُن سے سوال کیا کہ تو کون ہے۔ تو اس نے جواب دیا "میں مسیح نہیں ہوں"۔ انہوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے۔ کیا تو ایلیا ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ کیا تو وہ نبی ہے اس نے جواب دیا کہ نہیں"۔

(یوحنا ۱/۲)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہود کو تین نبیوں کا انتظار تھا۔ مسیح کا ایلیا نبی کا۔ اور وہ نبی کا۔ اس لئے مسیح وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ ایلیا اور مسیح آچکے ہیں۔ اب ضروری ہے۔ کہ وہ نبی بھی آئے +

وہ نبی کب پیدا ہوگا

"ضرور ہے۔ کہ وہ (یسوع) آسمان میں اس وقت تک رہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک رسولوں کی زبانی کیا جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی برپا کرے گا جو کچھ تم سے کہیگا۔ اسکی سننا اور ایسا ہوگا۔ کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے گا۔ امت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ بلکہ سموئیل سے لیکر پچھلوں تک جتنے نبیوں نے باتیں کہیں سب نے اِن دنوں کی خبر دی ہے۔" (اعمال ۳/۲۱ تا ۲۵)

اس حوالے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ نبی مسیح کے بعد پیدا ہوگا۔ اور مسیح کے دوبارہ آنے سے پہلے پہلے اس نبی کا آنا جو مثیل موسیٰ ہو۔ اور صاحب شریعت ہو ضروری ہے۔

مسیح کا آسمان سے آنا ایسا ہی ہے۔ جیسے ایلیا کا آسمان سے یوحنا کے وجود میں ظاہر ہونا۔ چنانچہ مسیح کا اپنا فیصلہ موجود ہے۔ کہ الیاس کے آسمان سے اترنے کی پیشگوئی تھی جو یوحنا میں پوری ہوئی ملاحظہ ہو متی باب ۱۱ آیت ۱۴۔ اور متی ۱۹/۲۸ میں ابن آدم نئی پیدائش میں لکھا ہے۔ یعنی پیدا ہوگا۔

(۲) "خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت اُن کے لئے تھی۔ ہاں وہ اس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے۔ اس کے سارے مقدس تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک بیٹھے رہیں۔ اور تیری باتوں کو مانیں گے"۔

(استثنار ۳۳/۲ تا ۴)

اس حوالے میں ایک نبی کی آمد مذکور ہے۔ جبکہ مقام فاران پہاڑ بتایا گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کوہ فاران کہاں ہے۔ سو بائیبل ناطق فیصلہ کرتی ہے کہ یہ پہاڑ اس جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیمؑ اپنی زوجہ ہاجرہ اور اپنے پیارے بیٹے اسمٰعیل کو چھوڑ گئے تھے جہاں بعد میں خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اور مکہ نام ہوا۔

بائیبل کے الفاظ یہ ہیں :۔

"اور خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔ وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا اور تیر انداز ہوگیا۔ اور وہ فاران کے بیابان میں رہا۔ اور اس کی ماں (ہاجرہ) نے ملکِ مصر سے اسکو بیاہنے کو ایک عورت لی"۔

(پیدائش ۲۱/۲۰-۲۱) "اسکو شریعت دیجائے گی"۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن مجید دیا گیا۔ اور دس ہزار قدسیوں کے ساتھ مکہ فتح کیا۔ خدا نے تمام مومنوں کی مدد اپنے ذمے لی۔ اس لئے وہ سب اس کے قبضے میں ہیں۔ اور "اسکی سنتے ہیں"۔

یسوع کہتا ہے میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا۔ تو تمہارے پاس اسے بھیج دونگا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔ (یوحنا ۱۶/۷-۸)

اب سوال یہ ہے کہ مسیح کو جو وہ نبی کا مصداق خیال کیا جاتا ہے۔ کیا وہ شریعت لایا تھا۔ نہیں اور ہرگز نہیں کیونکہ انجیل کہتی ہے "مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا"۔ (گلیتیوں ۳/۱۳) اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ شریعت سے چھڑوانے آیا تھا۔ لیکن یہ بھی غلط ہے۔ کہ وہ شریعت کی لعنت سے چھڑانے کے لئے آیا۔ کیونکہ اس نے ایک صاحب شریعت نبی کی آمد کی خبر دی ہے۔ جیسا کہ ناظرین ملاحظہ فرما چکے

مزید برآں ایک اور حوالہ ہے۔ کہ :۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنی ہیں۔ مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ سچائی کا روح آئے گا۔ تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہیگا بلکہ جو کچھ سنے گا وہی کہیگا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبر دیگا"۔

(یوحنا ۱۶/۱۳) اس سے ظاہر ہے کہ یسوع مسیح کو خود تسلیم ہے کہ اسکی تعلیم مکمل نہیں۔ کامل تعلیم لانیوالا وہ سچائی کا روح ہے جو فاران کی چوٹیوں سے مبعوث ہوگا۔ اور وہی کہیگا جو خدا کی وحی سے سنے گا۔

(محمد اسمٰعیل ذبیح سیالکوٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت میں عورت کی حیثیت

(۱) عورتیں کلیسیا کی مجلس میں نہ بولیں۔ (کرنتھیوں ۱۴/۳۴)

(۲) مرد عورت کے لئے نہیں۔ بلکہ عورت مرد کے لئے پیدا ہوئی۔ (کرنتھیوں ۱۱/۹)

(۳) عورت معلمہ نہ بنے۔ (تیمتھیس ۲/۱۱-۱۳)

توسیع اشاعت مصباح

مصباحی بہنوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں مصباح کے نئے خریدار بنانے کی کوشش فرماکر خصوصاً یوم التبلیغ کو بہنیں اپنی سعی مبارک کے نتائج سے آگاہ فرمائیں۔ (مینجر)

39

خصوصیات اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی خصوصیت سب سے اوّل خصوصیت اسلام کی وہ بے نظیر رواداری اور مساوات ہے۔ جس نے بلا امتیاز ذات پات۔ اور بلا تفرقہ قوم وملّت سب کو یکساں طور پر دعوت دی ہے اور اونچ نیچ کی ان تمام قیود کو جنہوں نے بعض بنی نوع انسان کو دائرہ انسانیت سے خارج قرار دیا تھا۔ اور ان کا نام شودر رکھا ہوا تھا۔ یکسر مٹا دیا۔ اور ایک بے نظیر مساوات قائم کر کے ہر ایک دل میں اپنی فضیلت کا سکّہ بٹھا دیا جیسے کہ فرمایا:۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ کہ اسلام کو تمام جہانوں کے لئے قائم کیا ہے۔ ایسے ہی۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کہ خدا کے ہاں وہی مکرم ومعظّم ہے۔ جو پرہیزگار اور نیک ہے۔ ذات پات اور قومیت کا فخر کوئی شے نہیں ہے ؂

دُوسری خصوصیت اسلام نے دنیا میں ایسے اتحاد و اتفاق کی بنا ڈالی ہے۔ کہ اگر آج دنیا یہ اصول قبول کر کے اس پر عمل پیرا ہو جائے۔ تو یقیناً یہ مکدّر فضا جس میں آئے دن مذہبی تنازع ہوتے رہتے ہیں۔ بالکل صاف ہو جائے فرمایا:۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ کہ دنیا میں کوئی قوم بھی ایسی نہیں ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ مصلحین کو نہ بھیجا ہو۔ پس ہر مصلح اور مقدس خدا کا مبعوث ہے۔ اس کی تعظیم وتکریم سے انسان فلاح ونجات حاصل کر سکتا ہے۔ غرض یہ ایک ایسا سنہری اصل ہے۔ کہ اسلام میں رہ کر انسان ہر نبی۔ رشی اور منی کی تعظیم کرتا ہے۔ اور کسی مذہب کی خوبیوں سے اسے انکار کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ مگر دوسرے مذاہب میں یہ امر ناممکن اور محال ہے۔ پس اسلام کا یہ ایسا زرّیں اصل ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی عقیدت کے پھول اس پر نثار کریں ؂

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

تیسری خصوصیّت اسلام کی کتاب کا بے نظیر ہونا ہے۔

مذہب کی بنیاد کتاب پر ہوتی ہے۔ اور یہ لابدی امر ہے کہ جس مذہب کی کتاب بے نظیر ہوگی وہ مذہب بھی لازماً بے نظیر ہوگا۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت عطا فرمائی ہے۔ کہ وہ اپنی معنوی اور ظاہری خوبیوں کے لحاظ سے تمام کتب سے ممتاز ہے۔ وہ اپنی فصاحت اور بلاغت میں بے نظیر ہے۔ آئندہ کی پیشگوئیاں بیان کرنے میں بے عدیل ہے۔ غرضیکہ اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے فائق ہے۔ اسی لئے آج تیرہ سو سال سے اس کا یہ دعویٰ بڑی تحدّی کے ساتھ موجود ہے:۔

قل لئن اجتمعت الانس والجنّ علیٰ ان یأتوا بمثل ھذا القرآن لا یأتون بمثلہٖ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ کہ یہ فصحاء و بلغاء عرب جن کو اپنی فصاحت بلاغت پر بڑا ناز ہے۔ جو اپنے کلام کی عمدگی پر فخر کرتے ہوئے دوسروں کو عجم یعنی گونگا کہتے

ہیں اس قرآن مجید کی نظیر ہرگز ہرگز نہیں لا سکتے۔ تاریخ شاہد اور زمانہ اس پر گواہ ہے۔ کہ قرآن مجید کی یہ تحدّی اور چیلنج اتنا زبردست ثابت ہوا ہے کہ آج تک اس کی نظیر لانے پر کوئی قادر نہیں ہو سکا اور نہ ہی ہو سکیگا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:-

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا اس پہ آساں ہے

چوتھی خصوصیت

سید المرسلین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بابرکت وجود ہے۔ جس طرح اسلام کی کتاب اپنے محاسن میں دوسرے کلاموں سے ممتاز اور بے نظیر ہے۔ اسی طرح رسول مقبول ؐ افضل الرسل ہیں۔ اور اسلامی تعلیم کی عملی تصویر ہیں۔ خود قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- ولکم فی رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقدس و مسلمہ وجود ہر شخص کیلئے اُسوہ حسنہ ہے۔ دنیا میں ہر شخص زندگی کے ہر شعبہ اور شائبہ میں آپ کی اقتدار کر سکتا ہے۔ بچہ۔ جوان۔ بوڑھا۔ متاہل اور غیر متاہل۔ آقا اور خادم۔ بادشاہ اور رعایا غرض ہر ایک کے لئے آپ ایک اُسوہ حسنہ ہیں۔ دنیا میں آپ پر تمام حالات آئے۔ اور آپ کو ان حالات میں سے گذرنا پڑا۔ مگر ہر حالت اور موقع پر آپ نے اخلاق حمیدہ۔ اور عادات کریمانہ ظاہر کئے اسلئے آپ کو اُسوہ حسنہ کہا گیا۔ اور اس کی گواہی حضرت عائشہ ؓ نے بھی بیان کی کہ کان خلقہ القرآن کہ آنحضرت صلعم قرآن مجید کی تعلیم کے عملی نمونہ تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

پانچویں خصوصیت

مذہب ایک باغ ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ دنیا میں قائم کرتا ہے۔ اور اس کی آبپاشی اور حفاظت کے لئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھیجے جاتے ہیں۔ جس طرح ایک باغ کے لئے پانی اور مالی کی پرداخت لازمی چیز ہے۔ ایسے ہی ایک مذہب کے قیام کے لئے کلام الٰہی اور انبیاءؑ کا وجود ضروری ہے۔ اس کے بغیر کوئی مذہب قائم نہیں رہ سکتا۔ اس اصل کی رُو سے جب مذاہب عالم کو دیکھا جائے تو صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب دکھائی دیتا ہے۔ جس کی آبپاشی کیلئے ہر زمانہ میں مُلہمین کا وجود پایا جاتا ہے۔ ویدک دھرم اس اصل سے رُوگرداں ہے۔ اس کے ماننے والوں کا یہ اعتقاد ہے کہ ابتداء عالم میں خدا اپنے چار کامل ترین بندوں سے گویا ہوا۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا اور باوجود سرب شکتیمان ہونیکے بھی اب کسی سے کلام نہیں کر سکتا۔ یہی حال یہودیوں اور عیسائیوں کا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ توریت نازل ہوئی۔ اور اس کے بعد چودہ سو سال تک کلام الٰہی کا سلسلہ جاری رہا۔ اور باغ سال بسال اپنے پھل لاتا رہا۔ مگر جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس باغ کے مالی مقرر کیئے گئے۔ تو ان بدبختوں نے آپکی قدر نہ کی۔ اور پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا۔ پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا انکار کر کے بھی وحی الٰہی سے محروم ہو گئے۔ غرض بجز اسلام کوئی مذہب بھی کلام الٰہی سے بہرہ ور نہیں ہے۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جسے فرما دیا ہے۔ کہ اِنَّ اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃٍ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

من یجدد لھا دینھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر خدا کی طرف سے ایک انسان مقرر ہوا کریگا جو اسلام کی تجدید کریگا۔ اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کے مطابق ایک برگزیدہ مبعوث فرمایا۔ تا تجدید دین اسلام ہو۔ اور اس نے آکر یہ اعلان فرمادیا:۔

ے میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

بابرکت ہیں وہ جنہوں نے آپ کو شناخت کیا۔

چھٹی خصوصیت

اسلام کی مذہبی زبان ایک زندہ زبان ہے۔ اور زبان کی زندگی کتاب کی زندگی پر دلالت کرتی ہے۔ اسلام کے سوا جسقدر مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ان کی الہامی کتب کی زبانیں مُردہ ہوگئی ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان مذاہب میں زندگی کی رُوح نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے مذہب کی بنیاد کتاب پر ہوتی ہے۔ اب جس مذہب کی زبان ہی مُردہ ہو جائے۔ تو وہ کتاب کیسے زندہ ہونے کا دعوٰی کر سکتی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی ایک فعلی شہادت ہوتی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جس مذہب کی زبان مردہ ہوگئی ہے۔ اسکی اب ضرورت نہیں۔ اور جس مذہب کی زبان زندہ ہے وہی خدا تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور قابل نجات ہے۔ چنانچہ اسلام کے علاوہ سب مذاہب کی زبانیں مُردہ ہوگئی ہیں۔ سب سے پہلی کتاب ژند وستا ہے۔ اس کی زبان پہلوی ہے۔ مگر آج یہ دنیا سے مفقود ہے۔ اور کہیں بھی بولی نہیں جاتی۔ ایسا ہی ویدوں کی زبان سنسکرت ہے۔ مگر آج یہ زبان بھی کہیں نہیں بولی جاتی اور کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے۔ جس میں گفتگو محض ویدک سنسکرت کے ذریعہ سے کی جاتی ہو۔ اسی طرح توریت کی اصل زبان عبرانی ہے۔ مگر وہ بھی آج مُردہ ہوگئی ہے اور کسی جگہ نہیں بولی جاتی۔ لیکن زبان جو عربی ہے۔ اس کو آج بھی یہ فخر حاصل ہے۔ کہ وہ دنیا کے بیشتر حصہ میں بولی جاتی ہے۔ اور اگر نزول قرآن کے وقت صرف عرب میں ہی بولی جاتی تھی۔ تو آج عرب۔ شام۔ مصر اور الجزائر کی بھی یہی زبان ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی یہ زبردست فعلی شہادت اس امر کی بیّن دلیل ہے۔ کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ سچ ہے۔ ے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وی پی کی اطلاع

۱۵ دسمبر ۱۹۳۳ء سے مصباح کی آٹھویں جلد شروع ہے۔ جن خریداران مصباح نے تاحال گذشتہ سال یا اس سال ۱۹۳۴ء کا چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں۔ ورنہ یکم اپریل کو وی پی کئے جائیں گے۔

خواتین جماعت احمدیہ

مصباح کے اس پرچے کو چار مارچ یوم التبلیغ اور اس کے بعد بھی غیر مسلم گھروں میں تقسیم کرکے ثواب حاصل کریں۔

قیمت:۔ فی پرچہ سوا آنہ ایک روپیہ کے سولہ (۱۶) ایک روپیہ سے کم کے لئے ٹکٹ بھیجدیں۔

بنام:۔ مینجر اخبار مصباح۔ قادیان

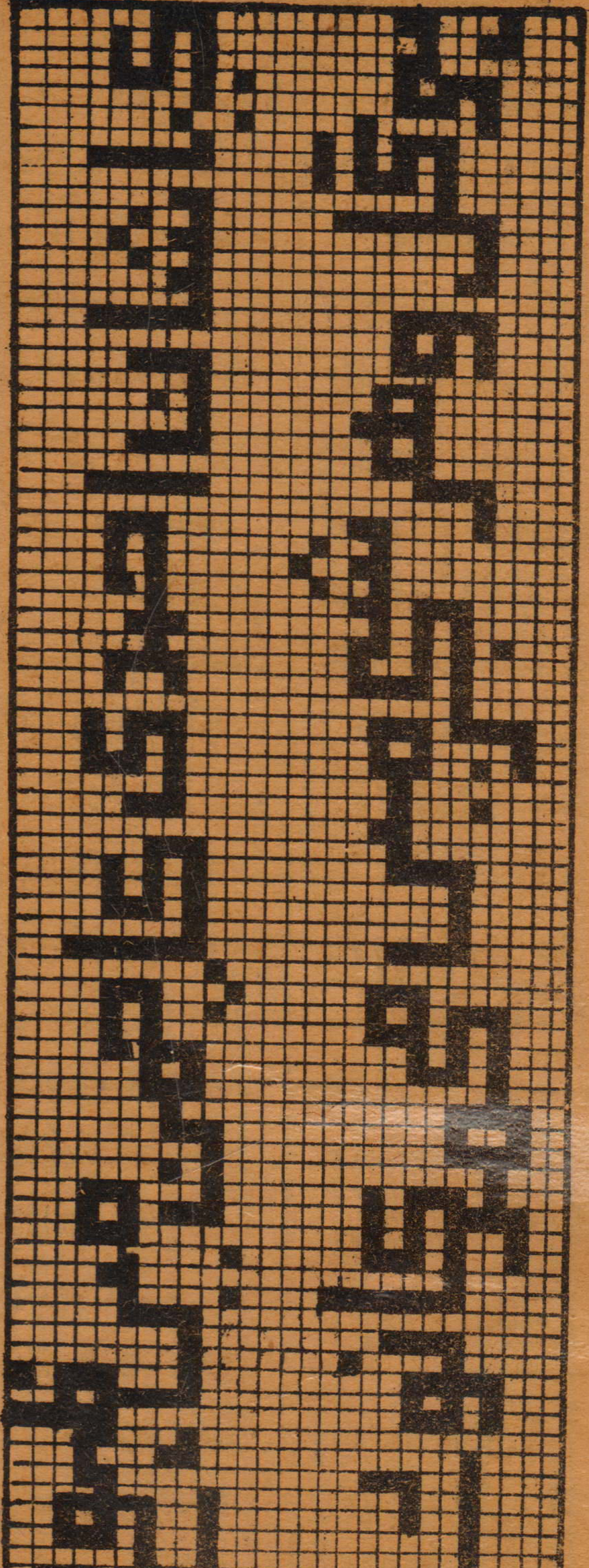

Digitized by Khilafat Library Rabwah